REGD No. L. 5254

جسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ
عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ

الفضل

ربوہ

یوم یک شنبہ

۱۱ جمادی الثانی سنہ ۱۳۷۶ھ

فی پرچہ ۲ آنے

جلد ۴۶/۱۱ | ۱۳ صلح ۱۳۳۶ھش | ۱۳ جنوری سنہ ۱۹۵۷ء | نمبر ۱۲

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ

کی صحت کے متعلق اطلاع

ربوہ ۱۲ جنوری ۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ طبیعت اچھی نہیں تاحال نزلہ کی شکایت ہے

احباب حضور ایدہ اللہ تعالےٰ کی صحت و سلامتی اور درازیٔ عمر کے لئے التزام سے دعائیں جاری رکھیں ؛

اخبار احمدیہ

ربوہ ۱۲ جنوری ۔ مکرم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب مطلع فرماتے ہیں کہ :۔

محترم نواب عبداللہ خان صاحب کو کل سارا دن شدید کھانسی کی تکلیف رہی اور بخار ۱۰۰ کے قریب رہا جس کی وجہ سے رات بے چینی میں گزری اور بالکل سو نہیں سکے ۔ احباب صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے توجہ سے دعا فرمائیں ؛

مصر کی طرف سے جنرل اسمبلی کا خاص اجلاس طلب کرنے کا مطالبہ

"اسرائیل نے مصر کے علاقے سے اپنی فوجیں ابھی تک نہ ہٹا کر صورت حال کو خطرناک بنا دیا ہے"

نیویارک ۱۲ جنوری ۔ مصر نے مطالبہ کیا ہے کہ فوری طور پر جنرل اسمبلی کا ایک خاص اجلاس بلایا جائے اور مصری علاقے سے اسرائیلی فوجوں کے تاحال نہ ہٹنے سے جو صورت حال پیدا ہوئی ہے اس پر غور کیا جائے ۔ مصر نے یہ مطالبہ ایک مراسلہ میں کیا ہے ۔ جو مصر کے وزیر خارجہ جناب محمود فوزی نے اقوام متحدہ سیکرٹری جنرل مسٹر ہمرشولڈ کے نام بھیجا ہے مراسلہ میں کہا گیا ہے کہ اگر اسرائیلی فوجوں کو فوراً واپس نہ بلایا گیا تو صورت حال بد سے بدتر ہو جائے گی ۔

جناب محمود فوزی نے یہ بھی درخواست کی ہے کہ جنرل اسمبلی میں بحث سے قبل اس مراسلہ کی نقول اسمبلی کے سب ممبروں میں تقسیم کر دی جائیں ۔ تاکہ وہ بحث میں حصہ لینے سے پہلے اصل صورت حال سے مطلع ہو سکیں ؛

شاہ فیصل اور شاہ سعود امریکہ جائیں گے

واشنگٹن ۱۲ جنوری ۔ یہاں سرکاری طور پر اعلان ہوا ہے کہ عراق کے شاہ فیصل اور شہزادہ عبد الالہ حکومت امریکہ سے مشرق وسطیٰ کے مسائل پر بات چیت کرنے کے لئے عنقریب امریکہ آ رہے ہیں ۔ اسی غرض کے تحت جنوری کے آخری ہفتہ میں شاہ سعود کی آمد بھی متوقع ہے ؛

سر انتھونی ایڈن پارلیمنٹ میں اپنی نشست سے بھی مستعفی ہو گئے

سابق وزیر اعظم نے دارالامرا کا رکن بننے کی پیشکش ابھی منظور نہیں کی

لندن ۱۱ جنوری ۔ سر انتھونی ایڈن آج پارلیمنٹ میں اپنی نشست سے بھی مستعفی ہو گئے ۔ انہوں نے دو روز قبل وزارت عظمےٰ سے استعفےٰ دیا تھا ۔ سر انتھونی ایڈن گزشتہ ۳۳ سال سے پارلیمنٹ میں وارِوِک اور لیمنگٹن کے حلقہ کی نمائندگی کرتے چلے آ رہے تھے ۔ سیاسی حلقوں نے آج بتایا کہ پارلیمنٹ سے مسٹر ایڈن کا استعفےٰ ان کی علالت کا ایک منطقی نتیجہ ہے ۔ اسی بیماری کے باعث وہ وزیر اعظم کے عہدہ سے مستعفی ہوئے ہیں ۔ مسٹر ایڈن کے اس فیصلہ کے بعد ان کے حلقہ میں اب ضمنی انتخاب ہوگا ۔ دریں اثنا سرکاری ذرائع سے معلوم ہوا ہے کہ ملکہ الزبتھ نے سر انتھونی ایڈن کو دارالامرا کا رکن بننے کی جو پیشکش کی تھی ۔ اسے انہوں نے ابھی تک قبول نہیں کیا

نئی وزارت

ادھر برطانیہ کے نئے وزیر اعظم مسٹر ہیرلڈ میکملن نے کابینہ مرتب کرنے کے لئے اپنی پارٹی کے مختلف ارکان سے بات چیت شروع کر دی ہے ۔ خیال ہے کہ وہ اتوار کو ملکہ الزبتھ کی خدمت میں حاضر ہو کر اپنی کابینہ کے ارکان کے نام پیش کر دیں گے ۔

پاکستانی وفد منگل کو نئی دہلی جا رہا ہے

کراچی ۱۲ جنوری ہندوستان سے نئے تجارتی سمجھوتے کے متعلق بات چیت کرنے کے لئے آئندہ منگل کے روز پاکستان کا ایک وفد کراچی سے نئی دہلی جا رہا ہے ۔ اس کے سربراہ مرکزی وزیر تجارت جناب ابو المنصور احمد ہوں گے ؛

قاہرہ اور ماسکو کے درمیان ٹیلیفون کا سلسلہ

قاہرہ ۱۲ جنوری ۔ کل یہاں اعلان کیا گیا ہے کہ قاہرہ اور ماسکو کے درمیان براہ راست ٹیلیفون کا سلسلہ قائم کر دیا گیا ہے ؛

تقریب رخصتانہ

ربوہ ۱۲ جنوری ۔ کل مورخہ ۱۱ جنوری ۱۹۵۷ء کو ممتاز اختر صاحبہ بنت مکرم مختار احمد صاحب ایاز ٹانگا مشرقی افریقہ حال ربوہ کی تقریب رخصتانہ عمل میں آئی ۔ سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ نے ان کا نکاح ۔ ۳ نومبر ۱۹۵۵ء کو مکرم جناب محمد شریف صاحب اشرف بی ۔ اے اسسٹنٹ پرائیویٹ سیکرٹری حضور اقدس کے ہمراہ پڑھا تھا ۔ تقریب رخصتانہ میں خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے افراد صحابہ کرام ناظر و وکلاء صاحبان صدر انجمن اور تحریک جدید کے بہت سے کارکن اور دیگر احباب شریک ہوئے ۔ تلاوت قرآن مجید کے بعد مکرم بشارت احمد صاحب بشیر نائب وکیل التبشیر نے کی ۔ مکرم چوہدری شبیر احمد صاحب نائب وکیل المال نے در ثمین میں سے ایک نظم نہایت خوش الحانی سے پڑھ کر سنائی ۔ بعدہ مکرم مولانا جلال الدین صاحب شمس سابق امام مسجد احمدیہ لنڈن و مبلغ بلاد عربیہ نے دعا کرائی ۔

احباب دعا فرمائیں کہ یہ رشتہ جانبین اور سلسلہ کے لئے ہر طرح خیر و برکت کا موجب ہو اور اللہ تعالےٰ اسے مثمر ثمرات حسنہ بنائے ۔

آمین اللّٰھم آمین

ایڈیٹر ۔ روشن دین تنویر بی ۔ اے ۔ ایل ایل بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں طبع کرا کر دفتر الفضل ربوہ سے شائع کی

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۱۳؍جنوری ۱۹۵۷ء

خلافت کی اہمیّت

اسلام میں سلسلۂ خلافت کی ایسی اہمیت ہے۔ کہ باوجودیکہ خلافت راشدہ کے بعد ظاہری خلافت نے بادشاہی کی صورت اختیار کر لی۔ اور خلافت الٰہیہ کا حقیقی کام علمائے حق اور مجددین نے جاری رکھا۔ لیکن مسلمانوں کے دل سے اس کا خیال نہیں مٹ سکا۔ چنانچہ ایک خاندان شاہی کے بعد دوسرا خاندان شاہی اس منصب کو حاصل کرتا چلا آیا ہے۔ یہاں تک کہ جب عباسی خاندان کے ہاتھ سے عنانِ حکومت جاتی رہی۔ اور عباسی خلفاء مصر میں پناہ گزیں ہوئے۔ تو ترکوں نے ان سے یہ منصب حاصل کر کے خود اختیار کر لیا۔ اور اس وقت سے ۱۹۲۴ء تک خاندان عثمانیہ میں خلافت چلی آئی۔ اور جب ترکوں نے خاندان عثمانیہ کے آخری خلیفہ کو برطرف کر کے خلافت کی جگہ جمہوریہ قائم کی۔ تو تمام عالم اسلام میں ہیجان پیدا ہو گیا۔ چنانچہ برصغیر ہند میں تو مسلمانوں نے ایک باقاعدہ تحریک۔ تحریک خلافت کے نام سے شروع کر دی۔ علامہ اقبال مرحوم نے بھی خلافت کا ماتم ان الفاظ میں کیا ہے:۔ ؎

چاک کر دی ترکِ ناداں نے خلافت کی قبا
سادگی مسلم کی دیکھ اوروں کی عیاری بھی دیکھ

یہ درست ہے۔ کہ خلافت راشدہ کے بعد خلافت کا صرف نام باقی رہا۔ اور اس کا دینی پہلو جو حقیقی پہلو تھا۔ نہایت کمزور ہوتا چلا گیا۔ اور آخر میں یہ صرف خالص بادشاہی کی صورت اختیار کر گئی۔ مگر پھر بھی ایک مدت مدید تک عالم اسلام میں ظاہری خلافت کا اثر قائم رہا۔ اور ہر اسلامی ملک میں خلیفہ وقت کے نام پر خطبے پڑھے جاتے رہے۔ تاآنکہ خاندان عثمانیہ کے ساتھ یہ خلافت بھی ختم ہو گئی۔

یہی نہیں بلکہ جب ترکوں نے خلافت کو مٹا دیا۔ تو عالم اسلام میں اس بات پر بڑے زور سے احتجاج کیا گیا۔ اور کوشش کی گئی۔ کہ سلسلہ خلافت کو از سرِ نو جاری کیا جائے۔ مگر چونکہ شروع ہی سے خلافت کے ساتھ دنیوی سطوت کا تصور چلا آیا تھا۔ اس لئے یہ فیصلہ نہ ہو سکا۔ کہ کس کو خلیفہ بنایا جائے۔ یہ حقیقت خود اس بات کا ثبوت دیتی ہے۔ کہ دنیوی سطوت خلافت الٰہیہ کا لازمی جزو نہیں۔

چنانچہ خلافت راشدہ کے بعد سوا حضرت عمر بن عبد العزیز علیہ الرحمۃ کے دو ڈھائی سالہ عہد کے خلافت راشدہ جیسی باسطوت خلافت اسلامی دنیا میں پھر کبھی قائم نہیں ہو سکی۔ البتہ مسلمان بادشاہ یہ منصب اختیار کرتے چلے آئے ہیں۔ جنہوں نے بڑی حد تک دین کا کام چھوڑ دیا اور زیادہ صرف دنیوی حکومت کا خیال رکھا۔ جو بادشاہ یا حکمران اپنے زمانہ میں سب سے زیادہ طاقتور ہوتا۔ وہ یہ لقب اختیار کر لیتا تھا۔ اس کی ایک وجہ یہ ہے۔ کہ مسلمانوں کو خلافت اور جہاد کے نام پر اپنے جھنڈے کے نیچے جمع کرنا بہت آسان تھا۔ مسلمانوں کے دل سے خلافت راشدہ کی یاد نہیں مٹ سکتی تھی۔ وہ ہر ملک اور ہر عہد میں یہ آرزو رکھتے چلے آئے ہیں۔ کہ کسی طرح پھر خلافت راشدہ قائم ہو جائے۔ اس لئے بادشاہوں کے لئے خلیفہ کا لقب مسلمانوں کی حمایت حاصل کرنے کے لئے ایک بااثر ذریعہ بن گیا۔ یہی وجہ ہے کہ بعض وقت مختلف اسلامی علاقوں میں ایک وقت میں ایک سے زیادہ حکمرانوں نے یہ لقب اختیار کیا۔

اس سے ہم صرف یہ دکھانا چاہتے ہیں۔ کہ اگرچہ خلافت راشدہ کے بعد حقیقی اسلامی خلافت قائم نہیں رہی۔ مگر مسلمانوں کے دل سے خلافت کا تصور کبھی محو نہیں ہؤا۔ اسکی وجہ قرآن کریم کی یہ آیہ کریمہ ہے کہ

وعد اللّٰہ الذین اٰمنوا و عملوا الصالحٰت لیستخلفنّھم فی الارض کما استخلف الذین من قبلھم۔

وعدہ کرتا ہے۔ کہ انہیں اسی طرح زمین میں خلافت عطا کرے گا۔ جس طرح اس نے پہلی امتوں کو خلافت عطا کی۔

خود یہ آیہ کریمہ ظاہر کرتی ہے۔ کہ اسلام میں سلسلہ خلافت لازمی ہے۔ اور مسلمان خواہ یہ بادشاہوں کی برائے نام خلافت ہی ہو۔ اس سے چمٹے رہنے کی کوشش کرتے رہے ہیں۔ لیکن چونکہ مسلمانوں نے خلافت الٰہیہ کے ساتھ دنیوی حکومت کا تصور لازمی کر لیا۔ اور دنیوی حکومت کو قرار نہیں۔ اس لئے ان کے دل سے حقیقی خلافت الٰہیہ کا بھی تصور بڑی حد تک محو ہوتا چلا گیا ہے۔ اور جب دنیوی سطوت ختم ہوئی۔ تو اب اکثر لوگوں نے یہ سمجھ لیا ہے۔ کہ خلافت اسلام میں ضروری نہیں۔

چونکہ آج کی دنیا میں جیسا کہ خلافت عثمانیہ کے مٹنے کے بعد کی ناکام کوششوں سے واضح ہوتا ہے۔ ایسی خلافت قائم نہیں ہو سکتی۔ جو تمام عالم اسلام پر حکمرانی بھی کرے۔ اس لئے جو لوگ حکمرانی کو خلافت الٰہیہ کا جزو لاینفک سمجھتے ہیں۔ وہ یہی یقین کرتے ہیں۔ کہ خلافت الٰہیہ اب قائم نہیں ہو سکتی۔ یہ نتیجہ سراسر غلط ہے۔ کیونکہ اس کے تو یہ معنی ہوں گے۔ کہ یا تو نعوذ باللہ اللہ تعالےٰ اپنے وعدے پر جو اس نے قرآن کریم میں فرمایا۔ قائم نہیں رہا۔ اور یا اسلام ایمان دار صالح اعمال بجا لانے والے لوگ اب پیدا نہیں کر سکتا۔

خلافت کے متعلق مسلمانوں کی تیرہ سو سالہ تاریخ جو چیز ہمارے دلوں میں نقش کرتی ہے۔ وہ یہ ہے کہ خلافت راشدہ کے بعد مسلمانوں نے دنیوی حکومت کے ساتھ خلافت الٰہیہ کو ضم رکھنے سے خلافت کا مغز تو ضائع کر دیا۔ اور خلافت کے نام یا چھلکا کے ساتھ چمٹے رہے۔ دوسری طرف خلافت کا حقیقی کام یعنی تبلیغ اشاعتِ دین علمائے حق اور مجددین سرانجام دیتے رہے۔ اور اس طرح شعوری طور پر نہیں بلکہ غیر شعوری طور پر اہلِ ایمان اور صالحین کے لئے خلافت حقہ قائم رہی۔ یہ اس لئے ہؤا۔ کہ اللہ تعالیٰ کا یہ وعدہ بھی پورا ہو۔ کہ

انا نحن نزلنا الذکر و انا لہ لحافظون

اگر غور کیا جائے۔ تو ہم دیکھیں گے۔ کہ تجدید و احیائے دین کا سلسلہ برابر جاری رہا ہے۔ اور اس سلسلہ کی ایک مربوط تاریخ لکھی جا سکتی ہے۔

بادشاہوں نے خلافت راشدہ کے بعد خلافت کا لقب چھین لیا تھا۔ مگر یہ ہمیشہ تک نہیں رہ سکتا تھا۔ جیسا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی پیشگوئی میں بتایا گیا ہے۔ خلافت علیٰ منہاج نبوت گمراہ اور جبری حکومت کے بعد اسلام میں قائم ہونا لازمی ہے۔ ورنہ اللہ تعالےٰ کا وعدہ پورا نہیں ہو سکتا۔ اور اس کا قیامت تک قائم رہنا ضروری ہے۔ ورنہ سمجھا جائیگا۔ کہ اسلامی تعلیم ناکام ہو گئی ہے۔

جوابُ دیتا ہے اب بھی اس کو کوئی کبھی جو اسے پکارے
مسیح موعودؑ آچکا رہ چکا ہے وہ درمیاں تمہارے

مہک رہے ہیں ابھی اسی سے چمن میں نکھرے ہوئے نظارے
مرا خدا سُن رہا ہے اب بھی مرا خدا بولتا ہے اب بھی

جواب دیتا ہے اب بھی اس کو کوئی کبھی جو اُسے پکارے
اگرچہ یہ بات بھی بجا ہے "خدا کی باتیں خدا ہی جانے"

مگر کبھی رازداں بناتا ہے وہ انہیں جو ہوں اُس کو پیارے
ہمیں یقیں ہے نظر ہمارے امام کی دیکھتی ہے اُن کو

گئے ہیں اہل نظر کی خاطر خدا کی انگلی نے جو اشارے
بلائیں ہر چند خو عدو کی پڑیں گی اس کے ہی سر پہ آخر

کہ موج دریا سے آپ دریا کے بار ہا کٹ گئے کنارے
مسیح و مہدی کے لختِ ہائے جگر سے پرخاش رکھنے والو!

کبھی مری آنکھ سے تو دیکھو کہ چیز کیا ہیں وہ ماہ پارے
غلط کہ ناہید میرا دم ہے فقط اک اپنے ہی دم سے باقی
درست یہ بھی رہا ہوں میں اُس کے حسن و احسان کے سہارے

عبد السلام [illegible]

احمدیہ مشن لائبیریا کی کامیاب تبلیغی مساعی

وزیر دفاع اور دیگر اعلیٰ حکام و معززین کو تبلیغ اسلام

انگریزی ترجمۃ القرآن اور دیگر اسلامی لٹریچر کی وسیع اشاعت

مقامی یونیورسٹی میں عربی پڑھانے کا انتظام

بہائی مبلغین سے تبادلہ خیالات۔ متعدد اشخاص کا قبول اسلام

— از مکرم محمد اسحٰق صاحب صوفی انچارج احمدیہ مشن لائبیریا بوساطت وکالتِ تبشیر ربوہ —

اللہ تعالیٰ کے فضل سے اعلیٰ اور ادنیٰ تعلیم یافتہ اور غیر تعلیم یافتہ سب طبقوں میں تبلیغ جاری رہی۔ جن اہم شخصیتوں کو اس عرصہ میں تبلیغ کی گئی۔ ان میں سے قابل ذکر لائبیریا کے وزیر دفاع ہیں۔ جن سے ایک گھنٹہ تک ملاقات رہی۔ ملاقات میں اسلام کے مختلف پہلوؤں پر تبادلۂ خیالات کیا گیا۔ انہوں نے دوران گفتگو مجھے کہا کہ یہاں کے مسلمانوں نے تو اپنے دین کو ایک تجارت بنا رکھا ہے اس پر میں نے کہا کہ اسی لئے تو خدا تعالیٰ نے اس زمانہ میں اپنے ایک خاص مرسل مسیح الزمان کو بھیجا ہے۔ اور اس کے ذریعہ سے ایک ایسی جماعت کی بنیاد رکھی ہے۔ جو اسلام کی صحیح خدمت اکناف عالم میں کر رہی ہے۔ اس موقعہ پر انہوں نے انگریزی ترجمہ قرآن مجید، محمدؐ ان دی بائیبل Where did Jesus die اور کئی ایک پمفلٹ خریدے۔ اور کہا کہ وہ ان کو پڑھے بغیر کوئی اعتراض کرنا نہیں چاہتے چند روز کے بعد وزیر دفاع نے اپنی ایک خاص آدمی کے ہاتھ ان کتب کی قیمت بھجوا دی اور خط لکھا کہ اگر تبلیغ کرنے میں آپکو کسی قسم کی کوئی دقت یا تکلیف ہو تو بلا تامل آپ میرے پاس آ سکتے ہیں۔

دوسری اہم شخصیت اس ملک کے ایوان نمائندگان کے سپیکر آنریبل ہنری ہیں۔ جن کے گھر میں جا کر بندہ نے دو دفعہ ملاقات کی اور تبلیغ کی اور لٹریچر دیا۔ انہوں نے بھی انگریزی ترجمہ قرآن اور محمدؐ ان دی بائیبل خریدے۔ دوسری دفعہ ملاقات کے موقعہ پر ان کے ہاں سپریم کورٹ کے ایک جج اور ایوان نمائندگان کے ایک ممبر سے بھی انہوں نے میرا تعارف کرایا۔ تیسری اہم شخصیت منرو دیا کا چیف کمشنر ہے۔ جس نے اپنے گھر میں مجھے پونہ گھنٹہ کے قریب وقت دیا اور سلسلہ کے لٹریچر کو نہایت دلچسپی سے دیکھا۔ اس نے بھی محمد ان دی بائیبل اور Where did Jesus die دو کتابیں خریدیں اور ترجمہ قرآن مجید خریدنے کا وعدہ کیا۔

ڈینیئل کےنئے ڈائریکٹر سے بھی کئی دفعہ اس کے دفتر میں ملاقات کی۔ اور اسے حضور پُرنور کی نئی انگریزی تصنیف اشتراکیت اور جمہوریت پڑھنے کو دی۔ یہ یہودی مذہب رکھتا ہے۔ اسی طرح ایک لبنانی رئیس سے بھی مکرر زبانی تبلیغ کی۔ نیز عربی لٹریچر دیا۔ ایک اور قابل ذکر شخصیت یہاں کا وہ مشہور عرب رئیس ہے۔ جس نے مسلمانوں میں میرے پہلے پبلک لیکچر میں وفات مسیح کے متعلق خاص طور پر اعتراض کیا۔ بندہ نے اس سے دو تین دفعہ ملاقات کی۔ اور اسے عربی کتاب "حیات المسیح و وفاتہ" پڑھنے کو دی۔ اس کو پڑھنے کے بعد اس نے اپنے ہاتھوں سے یہ الفاظ لکھ کر اسے واپس کیا۔ کفی ھذا برھانا قاطعاً لیکن اس کے باوجود احمدیت قبول کرنے کی جرأت نہیں ہے۔ دراصل یہ قرآنی صداقتوں پر ایک اور شہادت ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وجحدوا بھا واستیقنتھا انفسھم ظلماً وعلواً

پبلک لیکچر۔ اس عرصہ میں یہاں کی ایک ممتاز مجلس "افریکا لوجیکل سوسائٹی" میں ایک پبلک لیکچر تعلیم یافتہ طبقہ میں دینے کا موقعہ ملا۔ اس کی صدارت ڈاکٹر ڈوشین نے کی۔ اور یہ لیکچر یہاں کے سب سے بڑے "ٹاؤن ہال" میں دیا گیا۔ پونہ گھنٹہ کے قریب لیکچر ہوا۔ اور بعد ازاں پونہ گھنٹہ کے قریب مختلف سوالوں کے جواب دیئے گئے۔ جماعت کے نظریہ کو بہت پسند کیا گیا۔ اور اس کے متعلق کئی سوال کئے گئے۔ بندہ نے اس موقعہ پر اپنے لٹریچر کی نمائش بھی کی۔ اور لیکچر کے بعد قریباً ۲۲ روپے کا لٹریچر بھی فروخت ہوا۔ دوسرے روز بھی بعض تعلیم یافتہ لوگ گھر پر ملنے آئے۔ اور مزید لٹریچر خریدا۔ اس لیکچر کا ذکر یہاں کے روزانہ اخبار Listener نے نمایاں جگہ پر جلی حروف میں کیا۔

دوسرا پبلک لیکچر وائی ٹاؤن کے چیف کے مکان پر ہوا۔ جس میں اپنے ٹاؤن کی چیدہ چیدہ شخصیتوں کو جمع کیا۔ اس لیکچر کو پورے انہماک سے سنا گیا۔ اور بعد ازاں اس ٹاؤن کے امام نے بھی عمدہ خیالات کا اظہار کیا۔ اس ملک میں بفضلہ تعالیٰ وائی قبیلہ کے لوگ احمدیت میں بہت دلچسپی لے رہے ہیں۔ احباب کرام ان کی ہدایت کے لئے خاص طور پر دعا فرمائیں۔ اس سلسلہ میں بندہ نے سکرٹری آف سٹیٹ کے ایڈوائزر کونسلر سے مکرر درخواست کی۔ کہ وہ یہاں کی بار ایسوسی ایشن میں میرے ایک لیکچر کا انتظام کرا دے۔ چنانچہ اس نے بار ایسوسی ایشن کے پریذیڈنٹ سے ملکر اس بارہ میں گفتگو کرنے کا وعدہ کیا ہے۔ احباب اس بارہ میں کامیابی کے لئے خاص طور پر دعا فرمائیں۔

تبلیغی دورے۔ ان دنوں ملک کے متعدد دورے کئے۔ یہ امر قابل مسرت ہے کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے منرو دیا سے باہر بھی دو جگہوں پر پانچ احباب نے بیعت کر لی ہے۔ پہلی جگہ امینہ ہے۔ جہاں کا پیرامونٹ چیف کافی متاثر ہوا ہے۔ اور اس کے بیٹے نے بیعت کر لی ہے۔ اور اس نے خود بھی بیعت کرنے کا وعدہ کیا ہے۔ دوسری جگہ بومی ہل ہے۔ یہاں کچے لوہے کی کان ہے۔ اور بڑا مشہور شہر ہے۔ یہاں دو تعلیم یافتہ احباب نے بیعت کی ہے۔ اور اب یہاں باقاعدہ Truth اخبار ان احباب کی معرفت تقسیم کیا جاتا ہے۔ ان دوروں میں بندہ نے ۳۰۰ میل کے قریب بذریعہ لاری سفر کیا۔

بہائیت:۔ سارے مغربی افریقہ میں صرف لائبیریا ہی بہائیت کا ایک مضبوط مرکز ہے۔ اور بندہ نے ان میں تبلیغ کا کوئی موقعہ فت نہیں ہونے دیا۔ اس عرصہ میں ایک امریکن بہائی اپنی اہلیہ کے ہمراہ بطور مبلغ آیا۔ دونوں میں بڑا تبلیغی جوش تھا۔ ایک روز مجھے کہنے لگا کہ بہاء اللہ کے آنے سے خدا تعالیٰ کی شان ظاہر ہوئی ہے۔ اور خود بہاء اللہ کے معنے ہی ہیں Glory of God یعنے خدا کی شوکت۔ میں نے اسے کہا کہ اگر خدا تعالیٰ قادر مطلق ہونے کی بجائے ضعیف مطلق ہے تو پھر تو خدا کی شان واقعی بہت ظاہر ہوئی ہے۔ کیونکہ بہاء اللہ ساری عمر قید ہی رہا اور قید میں ہی مرا۔ اس پر اس نے بائبل سے ایک حوالہ پیش کیا کہ بہاء اللہ نے ساری عمر قید ہی رہنا تھا۔ بندہ نے جب اس کا سیاق و سباق دیکھا تو وہ حضرت یوسف علیہ السلام کا ذکر تھا۔ اور آگے لکھا تھا کہ وہ قید سے نکلکر بادشاہی کرے گا۔ بندہ نے جب اسے یہ بتایا تو پھر خاموشی اختیار کر لی۔ بعد ازاں اس کی بیوی نے بندہ کو بہاء اللہ کے دعوئے نبوت پر تبادلہ خیالات کی دعوت دی۔ اور اس کے لئے ایک روز عشاء کے بعد وقت مقرر کیا گیا۔ بندہ حسب وعدہ اسکے مکان پر پہنچا اور دعویٰ نبوت کی صداقت کے نو معیار پیش کئے۔ اور اس سے مطالبہ کیا کہ وہ ان میں سے کسی ایک معیار کے مطابق بہاء اللہ کو نبی ثابت کر کے دکھائے۔ میں نے خصوصیت سے اس امر پر زور دیا کہ تم کوئی ایک نبی ایسا بتاؤ۔ جس نے ڈر کے مارے اپنے ملک میں تو دعوئے نبوت نہ کیا ہو۔ لیکن دوسرے ملک میں جا کر کیا ہو۔ کہ مجھے خدا نے نبی بنایا ہے۔ جب بندہ نے ان کی مزعومہ شریعت "الاقدس" سے کچھ حوالے دیئے تو وہ سٹپٹا اٹھی منہ سرخ ہو گیا۔ اور کہنے لگی کہ یہ کتاب صحیح نہیں ہے۔ میں نے اسے کہا کہ تمہارے بمبئی کے بہائی پریذیڈنٹ کی مصدقہ ہے۔ اور اگر بفرض محال درست نہیں ہے۔ تو تم وہ درست کتاب لے آؤ۔ کہنے لگی کہ ابھی اس کتاب کی اشاعت کا وقت نہیں آیا ہے۔ اور نہ کوئی اجازت ہے۔ میں نے اسے کہا کہ تم God passes by جتنی ضخیم کتابیں شائع کرتے ہو۔ اور قریباً سو سال کے عرصہ میں یہ صرف ۵۵ صفحے کی کتاب شائع نہیں کر سکتے، آخر اس کی کیا وجہ ہے۔ یہ بات قابل ذکر ہے کہ بہائی لوگ دراصل تو بہاء اللہ کو خدا ہی سمجھتے ہیں۔ لیکن عام لوگوں کو دھوکہ دینے کے لئے ابتداءً اس کی نبوت کا ذکر ہی کرتے ہیں۔ چنانچہ میرے اس کتاب کے ذکر پر کہنے لگی کہ یہ کتاب تو بہت مشکل ہے۔ جسے کہ خود میں بھی اسے ابھی تک سمجھ نہیں سکی۔ بالآخر جب ان دونوں میاں بیوی کو کچھ اور جواب بن نہ پڑا تو کہنے لگی۔ کہ تیا اب ۱۹ برس کے بعد بہائیت کو تمہارے کہنے پر تو نہیں چھوڑ سکتی بندہ نے جب حضرت اقدس کو اس مباحثہ کی رپورٹ بھیجی

تو حضور نے ارشاد فرمایا ہے کہ میں اس عورت کو یہ کہوں کہ اگر تم صرف انیس سال کے بعد بہائیت نہیں چھوڑ سکتی ہو تو ہم ۱۳½ سو سال کے بعد اسلام کو کس طرح چھوڑ سکتے ہیں۔ چنانچہ بندہ نے اسے حضور پرنور کا ارشاد یہاں کی انچارج بہائی عورت کی موجودگی میں پہنچا دیا ہے۔ ایک اور بہائی سے جو منزوویا شہر کی بہائی ایڈمنسٹریٹو اسمبلی کا ممتاز رکن ہے ایک روز خاکسار نے ملاقات کی اور اس کے سامنے تین چیزیں پیش کیں (۱) بہائیت میں جو اچھی تعلیم ہے۔ وہ بہاء اللہ نے اسلام سے چرا کر اس پر بہائیت کا لیبل جڑ کر امریکہ اور یورپ میں پیش کر دیا۔ وہاں کے عام لوگوں کو بوجہ متعصب پادریوں کے غلط پراپیگنڈا کے، اسلام کی اعلےٰ تعلیم کا رتی بھر بھی علم نہ تھا۔ لیکن اسلام کی تعلیم چونکہ فی ذاتہ فطرتی اور دلکش ہے۔ اسلئے جب اسے بہائیت کے روپ میں پیش کیا گیا تو انہوں نے اسے Original سمجھ کر قبول کرنا شروع کر دیا۔ چنانچہ اسی وجہ سے اس کی قبولیت مغرب میں بہ نسبت مشرق کے زیادہ ہے۔

(۲) میں نے کہا کہ بہاء اللہ نے قیامت کبریٰ کے متعلق جو نظریہ پیش کیا ہے۔ وہ بالکل دہریانہ ہے۔ چنانچہ دہریہ خیال کے لوگ ہی اس میں زیادہ داخل ہو رہے ہیں۔ اور اس نظریہ کا دوسرا نہایت ہی خطرناک پہلو یہ ہے کہ اگر بہاء اللہ کو سچا مان لیا جائے تو پھر نعوذ باللہ تمام نبیوں کو جھوٹا ماننا پڑتا ہے۔ کیونکہ تمام انبیاء نے بالاتفاق حشر اجساد کو صحیح مانا ہے اور اس پر زور دیا ہے۔ پس تمہارا تمام نبیوں کو سچا ماننے کا دعوےٰ باطل ہے۔ (۳) تیسرا نکتہ میں نے یہ پیش کیا۔ کہ بہائی لوگ اپنی تعلیم کو چھپاتے ہیں چنانچہ آپ لوگوں کا ایک اصول یہ ہے:۔ استر ذھبک و ذھابک و مذھبک۔ یہ اصول اس سے قبل بندہ یہاں کی بہائی انچارج عورت کو بھی بتا چکا تھا اور اس نے اس وقت اس سے قطعی لاعلمی کا اظہار کیا تھا۔ لیکن بعد ازاں میری موجودگی میں اس عورت کے پاس ایک رسالہ امریکہ سے آیا تو تیرا اسے دیکھنے کے مطالبہ پر اس بہائی عورت نے مجھے صاف کہا کہ یہ صرف بہائیوں کے لئے ہے اور بالکل نہ دکھایا ان تینوں باتوں کا جواب مذکورہ بالا بہائی سے بالکل بن نہ پڑا اور خاموش ہو گیا۔

لٹریچر۔ سلسلہ کا لٹریچر بفضلہ تعالےٰ فروخت ہوتا رہا۔ اس عرصہ میں بندہ نے یہاں کی مشہور اور اپنی قسم کی اکیلی بک شاپ میں کمیشن پر اپنا لٹریچر فروخت کرنے کے لئے رکھا دیا ہے۔ اگرچہ اس طرح آمد تو بظاہر کوئی زیادہ نہیں ہے۔ لیکن چونکہ یہ بک شاپ مرجع خاص و عام ہے۔ اسلئے تبلیغی نقطہ نظر سے نہایت عمدہ موقع ہے اور اس کا معقول فائدہ ہے۔ اس عرصہ میں میری تحریک پر یہاں کی یونیورسٹی نے اپنی لائبریری کے لئے ترجمہ قرآن مجید انگریزی۔ احمدیت یعنی حقیقی اسلام انگریزی اسلامی اصول کی فلاسفی انگریزی اور لائف آف محمدؐ کا آرڈر دینا منظور کر لیا۔ اسی طرح یو ایس انفارمیشن کے انچارج نے منروویا سنٹر کی لائبریری کے لئے بھی جو اپنی قسم کی ایک ہی پبلک لائبریری ہے مندرجہ بالا چاروں کتب کا آرڈر دینا منظور کر لیا ہے اور امریکہ سے ان کی منظوری آگئی ہے۔ صرف انہوں نے ہمارے ترجمہ قرآن کی بجائے Pickthall کا ترجمہ قرآن بھیجنا زیادہ مناسب خیال کیا ہے۔ جس پر خاکسار نے ترجمہ قرآن مجید کا انگریزی دیباچہ اور دی نیو ورلڈ آرڈر آف اسلام مشن کی طرف سے لائبریری کو پیش کر دیا ہے

جرمن لوگوں میں تبلیغ۔ اس ملک میں عربوں کے بعد سب سے زیادہ غیر ملکی جرمن لوگ ہیں۔ اللہ تعالےٰ کے فضل سے ان میں حلقہ تعارف دن بدن وسیع ہو رہا ہے متعدد جرمن ڈاکٹروں اور تاجروں سے انفرادی ملاقات کی گئی اور ان کو جرمن مشن سے آمدہ لٹریچر پڑھنے کو دیا گیا جو برادرم مکرم چوہدری عبد اللطیف صاحب نے بھجوایا تھا سوئٹزرلینڈ سے رسالہ اسلام برادرم شیخ ناصر احمد صاحب باقاعدہ بھجواتے ہیں۔ اور میں انہیں جرمن سفیر اور چار جرمن ڈاکٹروں کو پہنچا دیتا ہوں۔ جرمن لوگوں کی اکثریت بڑی شریف اور با اخلاق ہے۔ اور یہ لٹریچر کو نہایت خندہ پیشانی سے قبول کرتے ہیں

یونیورسٹی میں عربی زبان کی تعلیم کا انتظام۔ یونیورسٹی کے کافی طلباء نے اپنے نام عربک کلاس کے لئے دے دئے تھے لیکن یونیورسٹی کے Dean نے غلطی سے یہ تصور کر لیا کہ شاید میں اندرون ملک میں چلا گیا ہوں۔ اور مجھے بروقت اطلاع نہ دی اور چونکہ یونیورسٹی شہر سے کافی دور ہے۔ اسلئے میں بھی جلدی وہاں نہ جا سکا اور اس کے پیغام کا انتظار کرتا رہا۔ اس وجہ سے یہ کلاس اس سال جاری نہیں ہو سکی اور امید ہے کہ انشاء اللہ تعالےٰ اگلے سال اس کا اجراء ہو سکے گا۔ بہرحال اس امر کا نہایت ہی مفید نتیجہ نکلا ہے اور کئی لوگوں کے دل میں عربی پڑھنے کا شوق پیدا ہو گیا ہے۔ ان میں سے خاص طور پر قابل ذکر یو۔ ایس۔ انفارمیشن سنٹر کا امریکن انچارج۔ ایک امریکن عورت۔ ایک امریکن دٹیس کا امریکن ملازم یہاں کا مشہور شاعر و فلاسفر مسٹر ڈیمپسٹر۔ یہاں کا کمانڈنگ آفیسر کرنل احمد سر لیف اور پریذیڈنٹ آف لائبیریا کا پرائیویٹ سیکرٹری ہیں۔ ان کے علاوہ بھی کئی لوگوں نے انفرادی طور پر ملکر عربی پڑھنے کا شوق ظاہر کیا ہے اور امید ہے کہ یونیورسٹی کی عربی کلاس کے علاوہ بھی پرائیویٹ کلاس شہر کے اندر جاری ہو سکے گی۔ انشاء اللہ العزیز

پریس۔ اگرچہ عیسائی مشنوں کے مقابل پر ہمارا یہاں کا مشن بظاہر بالکل بے حیثیت ہے۔ تاہم اللہ تعالےٰ کے فضل سے یہاں کے پریس میں عموماً ہمارا ذکر ہوتا رہتا ہے۔ چنانچہ اس عرصہ میں بندہ نے ۲ دو مضمون لکھ کر پریس کو دئے اور ہر دو اخباروں نے انہیں شائع کر دیا اس کے علاوہ بھی بعض اور ذرائع سے مشن کا ذکر پبلک میں ہوتا رہا۔ اور میرے بعض خطوط بھی شائع ہوئے۔

تقریبات میں شرکت۔ لائبیریا کے یوم آزادی پر حکومت کی طرف سے خاکسار کو بھی شرکت کی دعوت آئی چنانچہ اس میں بندہ نے بھی شرکت کی۔

ذائرین۔ اللہ تعالےٰ کے فضل سے مشن میں زائرین کی آمد کثرت سے جاری ہے۔ دور و نزدیک سے افریقن عموماً آتے رہتے ہیں اور انکو انفرادی تبلیغ کی جاتی ہے۔ لٹریچر فروخت کیا جاتا اور پمفلٹ اور اخبار Truth پڑھنے کو دیا جاتا ہے۔ منروویا کے کئی ایک شامی احباب بھی عموماً آتے رہتے ہیں۔ اور ان میں حلقہ تعارف دن بدن وسیع ہوتا جا رہا ہے۔ زائرین میں سے خاص طور پر قابل ذکر منروویا کا سابق چیف کمشنر آف پولیس۔ موریتانیہ کا ایک عرب رئیس۔ مشرقی افریقہ کا ایک عدنی تاجر لدھیانہ کے ایک سکھ صاحب ہانگ کانگ کا ایک ہندو تاجر۔ ٹرینیڈاڈ کا ایک تاجر۔ تین مراکشی عرب تاجر۔ فرینٹاون کا ایک شامی تاجر۔ اور ایک امریکن جہاز کا مسافروں کا منتظم ہیں ان کے علاوہ بھی کئی لوگ آتے رہے۔

ایوننگ کلاس بفضلہ تعالےٰ جاری رہی۔

بالآخر تمام بزرگان جماعت سے دردمندانہ درخواست ہے کہ وہ اس مشن کی جلد اور نمایاں کامیابی کے لئے اسے اپنی خاص دعاؤں میں مزید یاد رکھیں۔

ضروری اعلان

گزشتہ مجلس مشاورت میں فیصلہ ہوا تھا کہ جن احباب کی وصیت بقایا کی وجہ سے منسوخ ہو جائے۔ اور وہ چھ ماہ تک وصیت بحال نہ کرائیں یا معذرت کر کے چندہ عام ادا کرنے کی اجازت نہ لیں تو ان سے نادہندگان کے مطابق سلوک کیا جاوے۔ ایسے احباب سے چندہ نہ قبول کرنے کی ہدایت تو اسلئے تھی کہ وہ اپنی کوتاہی پر نادم ہوں۔ لیکن بعض احباب کے متعلق معلوم ہوا کہ وہ نہ تو وصیت بحالی کرانے کی طرف توجہ کرتے ہیں اور نہ ہی ندامت کا اظہار کر کے چندہ عام ادا کرنے کی اجازت حاصل کرتے۔ اس لئے تمام جماعتوں کے متعلقہ عہدیداران سے التماس ہے۔ کہ وہ ایسے احباب کو سمجھائیں اور ان کو سلسلہ عالیہ احمدیہ کے قواعد کا احترام کرنے پر آمادہ کریں۔ لیکن اگر پھر بھی کوئی شخص اصلاح نہ کرے اور اپنے سے چندہ کی ادائیگی کی صورت پیدا نہ کرے تو ان کے خلاف تعزیری کارروائی کے لئے حسب قواعد نظارت امور عامہ میں رپورٹ بھجوائی جاوے۔ جماعت کے استحکام کے مدنظر یہ ضروری ہے

(ناظر بیت المال ربوہ)

احباب جماعت کا مقام اور عہدیداران کا فرض

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت کی غرض عقائد کو درست کرنا عملی حالت کی اصلاح اور اخلاق فاضلہ پیدا کرنا ہے۔ اور یہ باتیں صحیح ایمان کے بغیر پیدا نہیں ہو سکتیں۔ آنحضرت صلعم کی پیشگوئی تھی کہ "لو کان الایمان معلقاً بالثریا لناله رجل من ھؤلاء" (بخاری) کہ آخری زمانہ میں ایمان اگر ثریا تک پہنچ جائیگا۔ تو بھی مسیح موعود اسے واپس لائے گا۔ اور ایک ایماندار جماعت بنا دیگا۔ حضور کا الہام ہے۔ "ما کان اللہ لیترکک حتی یمیز الخبیث من الطیب" (تذکرہ) کہ اے مسیح موعود خدا تعالےٰ تجھے نہیں چھوڑیگا یہاں تک خبیث اور طیب میں فرق کر کے نہ دکھائے۔ پس اے جماعت احمدیہ کے احباب تم طیبین کی جماعت ہو آپ اپنا مقام پہچانیں اور اپنے نیک اعمال کو اعلےٰ صورت دیں اور استقامت دکھائیں۔ اور سب جہان کے سامنے اعلےٰ اخلاق پیش کریں عہدیداران کا فرض ہے کہ وہ احباب کی نگرانی رکھیں اور ماہوار رپورٹ میں اپنی کارروائی کا ذکر فرمائیں۔ (ایڈیشنل ناظر اصلاح و ارشاد)

حیات بعد الممات کا فلسفہ

علوم جدیدہ کی روشنی میں

تقریر میجر ڈاکٹر شاہنواز خان صاحب آئی ایم ایس (ریٹائرڈ)

برموقعہ جلسہ سالانہ

مکرم ڈاکٹر صاحب موصوف نے جو تقریر جماعت احمدیہ کے جلسہ سالانہ ۱۹۵۶ء کے موقعہ پر مورخہ ۲۶؍دسمبر کے اجلاس شب میں فرمائی اس کی چھٹی قسط درج ذیل کی جاتی ہے:۔

(۲) فرمایا۔ النار یعرضون علیھا غدوا و عشیا۔ و یوم تقوم الساعۃ ادخلوا آل فرعون اشد العذاب (مومن ۵) یعنی آل فرعون کو ہر روز صبح شام ہلکا عذاب ہوگا۔ اور قیامت کے روز سخت عذاب میں ڈالا جائے گا۔ اس سے ثابت ہے کہ قیامت سے قبل ہلکا عذاب صبح و شام ہوگا۔ اور یہی عذاب قبر ہے۔

(۳) سورہ یاسین میں فرماتا ہے۔ کہ قیامت کو جب نفخ صور ہوگا۔ تو اچانک مُردے اپنی (اجداث) قبروں سے نکل کر اپنے رب کی طرف دوڑ کر جائیں گے۔ اور آگے سے وہ جواب دیں گے۔ وائے ہماری قسمت ہمیں کس نے ہماری آرام گاہ (مرقد) سے بیدار کر دیا ہے۔ اس کے بعد فرماتا ہے۔ ان کو کہہ دو کہ یہ وہی جہنم ہے۔ جس کا تم کو وعدہ دیا گیا تھا۔ اس آیت میں بھی دو عذابوں کا ذکر ہے۔ اول کفار برزخ (اجداث) کی روحانی قبر میں ہوں گے۔ اور وہ نیم خوابی کی حالت ہوگی۔ جس میں نسبتاً آرام ہوگا۔ یعنی نیند کا سا خمار۔ مگر بعد میں جب عذاب جہنم کی لُو ان کو لگے گی۔ تو وہ چونک اٹھیں گے۔ کہ کس نے ہمیں میٹھی نیند سے بیدار کر دیا۔ جو اس بات کا ثبوت ہے۔ کہ برزخ (قبر) میں عذاب نسبتاً بہت ہلکا ہوگا۔

آخرت میں روح کی ارتقائی منازل

(۱) موت۔ روح کے جسم کی قید سے آزاد ہونے کا نام ہے۔ اور جو ترقی انسانی روح کی دنیا میں جسم اور دماغ کے بوڑھے ہو جانے کے باعث رک گئی تھی۔ وہ پھر جاری ہو جاتی ہے۔ اور اس دن سے روح بغیر وقفہ کے ارتقائی منازل پر قدم مارتی رہتی ہے۔ موت کے بعد یکدم روح کا تعلق برزخ سے کر دیا جاتا ہے۔ جو رحم مادر کے مشابہ ہے۔ ابتدا میں روح میں احساس کم ہوگا۔ گو دماغ کے باریک ذرات جن پر انسانی اعمال کا نقش ہوگا۔ ساتھ ہی ہونگے۔ مگر احساس ابھی کامل نہ ہوگا۔ گو عذاب اور ثواب بغیر وقفہ کے برزخ میں ہی شروع ہو جاتا ہے۔ اس کے بعد جب روح ایک حد تک ترقی کرے گی۔ اور اس کو لطیف جسم بھی مل جائے گا۔ پھر وہ برزخ سے نکال لی جائے گی۔ جس کو حشر اجساد کہتے ہیں۔ اور دنیاوی اصطلاحوں میں یہ حالت بچہ کی ولادت کی طرح ہے۔ مگر فرق یہ ہے کہ برزخ سے سب لوگ اکٹھے باہر آئیں گے۔ اور ان کی مدت بھی مختلف ہوگی۔ یعنی رحم مادر کی طرح سب کی مدت ۹ ماہ نہ ہوگی۔ اس کے بعد روح مزید ترقی کرے گی۔ جس طرح بچہ دنیا میں کرتا ہے۔ اور آہستہ آہستہ جوانی آتی ہے۔ اور احساس کامل ہوتا جائے گا۔ اس کے بعد پھر صور پھونکا جائیگا۔ اور تمام ارواح کو اکٹھا کیا جائے گا۔ اس کا نام حشر محشر ہے۔ یہ نئی ترقی یافتہ روح پہلی روح سے بہت زیادہ **لطیف** اور اعلیٰ طاقتوں والی ہوگی۔ اور وہ جسم بھی لطیف ہوگا۔ جو کامل احساس اور صفات کے اظہار کے لئے ہر وقت روح کے لئے ضروری ہے۔ مجرد روح اپنی صفات کا اظہار نہیں کر سکتی۔ نہ اس دنیا میں نہ آخرت میں کر سکے گی۔ اس کے بعد آخری حالت کمال میں ہر ایک روح کو منتقل کر دیا جائیگا۔ جسے جنت یا دوزخ کہتے ہیں۔

یقین کے تین مراتب

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا ہے۔ کہ یقین کے تین مراتب ہیں۔ علم الیقین۔ عین الیقین اور حق الیقین۔ آخرت میں بھی اسی طرح تدریجی طور پر علم اور عرفان میں ترقی ہوگی۔ دوزخ کا یقین انسان کو اسی دنیا میں پہلے درجہ تک حاصل ہو سکتا ہے۔ یعنی علم الیقین جس طرح دھوآں دیکھ کر انسان آگ کا یقین کر لیتا ہے۔ جو ناقص ہے۔ اس کے بعد برزخ میں انسان کو عین الیقین کا مقام حاصل ہوگا۔ یعنی آگ کی روشنی اور حرارت کو دیکھ کر یقین کر لیگا۔ اس کے بعد حشر اجساد کے بعد انسان حق الیقین کا مرتبہ پائیگا۔ یعنی وہ آگ میں ڈالا جائے گا۔ اور کسی شک و شبہ کی گنجائش نہ رہے گی۔

اخروی عذاب اور ثواب کی حقیقت

اخروی جزا سزا کی حقیقت کیا ہے۔ اس کا جواب یہ ہے۔ کہ آخرت میں جزاء سزا روحانی اور جسمانی دونوں طور پر ہوگی۔ بعض فرقے اخروی حالت کو محض روحانی یعنی قلبی احساسات اور دماغی کیفیات تک محدود جانتے ہیں۔ مگر یہ غلط ہے۔ اس کے برخلاف بعض ان کو صرف جسمانی مانتے ہیں۔ مگر اسلام کے رو سے یہ دونوں طرح پر ہوں گے۔ مگر نیا جسم مادی نہ ہوگا۔ بلکہ وہ لطیف ذرات کا ہوگا۔ جو نیکوں کا نور سے۔ اور بدوں کا دھوئیں کے ذرات سے بنایا جائے گا۔ صاحب کشف اولیاء اللہ کی شہادت اس پر موجود ہے۔ جسم کی ہر حال میں روح کو ضرورت ہے۔ کہ اس کے بغیر احساس کامل ہو سکتا ہی نہیں۔ اسی زندگی میں اگر دماغ میں نقص ہو جائے۔ تو روح کی صفات میں تعطل واقع ہو جاتا ہے۔ اور علم حواس۔ حافظہ۔ عقل۔ اخلاق وغیرہ سب ختم ہو جاتے ہیں۔

قرآن کریم بے شک مادی نعماء اور عذابوں کا ذکر کرتا ہے۔ مگر وہ ساتھ ہی فرماتا ہے۔ کہ جنت مادی نہیں ہے۔ فرمایا فلا تعلم نفس ما اخفی لھم من قرۃ اعین۔ حدیث شریف میں بھی ہے۔ کہ لا عین رأت ولا اذن سمعت ولا خطر بقلب بشر۔ اور یہ عقیدہ خلاف عقل ہے۔ کہ پھر مادی جنت میں انسان جائے۔ یا اسی مادی جسم کا دوبارہ احیاء ہو۔ ورنہ سوال پیدا ہوتا ہے۔ کہ انسان کو خدا نے مارا کیوں تھا۔ کیوں نہ اسی دنیا میں ہی جنت بنا دی گئی۔ کیا کشمیر کی وادی یا کیلیفورنیا کے باغات کچھ کم جنت نظیر تھے۔ اور پھر یہ بھی سوال ہے۔ کہ اگر دوبارہ کسی نئے مادی جسم کے ساتھ جنت کا لطف اٹھانا ہے تو کیوں نہ اسی مادی جسم کو ہی روح کے ساتھ ہی اٹھا لیا جائے۔ جو اس بات کا زیادہ مستحق ہے۔ کہ اس کو جزاء ملے۔ کہ اسی نے ہی روح کے ساتھ روحانی ریاضتوں میں مشقت کاٹی تھی۔ یوں اس دنیا میں بھی روح کی خوراک اس جہان کے مادی پھل تو ہیں۔ جو وہاں اس کو یہ دیئے جائیں۔ قرآن کریم بھی تو یہی فرماتا ہے۔ کہ وہاں اس کے مشابہ پھل ملیں گے و اتوا بہ متشابھا۔

قرآن کریم نے اخروی کیفیات کو ذہن کے قریب کرنے کے لئے۔ ایک لطیف مثال دی ہے۔ اور ہماری روزمرہ کی سونے اور جاگ اٹھنے کی حالت سے بعث کی طرف توجہ دلائی ہے۔ فرمایا۔ اللہ یتوفی الانفس حین موتھا۔ والتی لم تمت فی منامھا۔ فیمسک التی قضی علیھا الموت و یرسل الاخری الیٰ اجل مسمّی۔ ان فی ذالک لاٰیات لقوم یتفکرون۔ (زمر ۴) یعنی موت یا قبض روح دو طرح پر ہے۔ ایک مستقل اور مکمل ہے۔ جو موت کے وقت ہوتا ہے۔ اور دوسرا نامکمل اور عارضی ہے۔ جو روزانہ نیند میں ہوتا ہے۔ بشرطیکہ کوئی نیند کی حالت میں ہی فوت نہ ہو جائے۔ مرنے والے کی روح تو واپس نہیں کی جاتی۔ مگر سونے والوں کی روح ایک معین وقت تک ہر روز واپس کر دی جاتی ہے۔ اس میں سوچنے اور غور کرنے والوں کے لئے بہت نشانات ہیں۔ خواب میں انسان آرام سے سویا ہوتا ہے۔ مگر اس کی روح عالم افلاک کی سیر کر رہی ہوتی ہے۔ اور خواب کے نظارے محض خیال یا وہم نہیں ہوتے۔ بلکہ حقیقی ہوتے ہیں۔ ان کے اجسام ہوتے ہیں۔ اور تمام حواس ان کی تصدیق بھی کرتے ہیں۔ خواب اور کشوف کے حقیقی ہونے کا زبردست ثبوت یہ ہے۔ کہ ان کا اثر جسم پر ہوتا ہے۔ جو نمایاں طور پر نظر آتا ہے۔ خواب اس لئے یاد رہتے ہیں۔ کہ نیند کی حالت میں روح کا تعلق دماغ کے ساتھ قائم رہتا ہے۔ مگر گہری نیند میں خواب یاد نہیں رہتے۔ یہی وجہ ہے۔ کہ مغربی لوگوں کو خواب بہت کم آتے ہیں۔ کیونکہ وہ قریباً ہر روز نشہ (نیند آور ادویہ) استعمال کرتے ہیں۔ یوں بھی وہ بالعموم رات کو شراب پی کر سوتے ہیں۔ جس سے دماغ کے باریک اعصاب کمزور ہو جاتے اور ان کی روحانی خواب یا کشوف لنا الہام پانے کی قابلیت ماری جاتی ہے۔ اور کبھی کبھار خواب اگر آ بھی جائیں۔ تو وہ منحوس اور ڈراؤنی ہوتی ہیں۔ جیسا کہ ڈاکٹر اٹکینسن ماہر فن سرجولسٹ نے خود تسلیم کیا ہے۔

(باقی صفحہ ۷ پر)

سلسلہ عالیہ احمدیہ کے تمام سمجھدار احباب اپنا روپیہ

صیغہ امانت صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں ہی جمع کرواتے ہیں

کیوں؟ — اس لئے کہ

۱۔ صیغہ امانت آپ کے روپیہ کا پورا پورا محافظ اور امین ہے۔

۲۔ صیغہ امانت نے ملکی تقسیم کے وقت آپکا روپیہ بروقت پاکستان منتقل کر کے آپ کی فوری ہنگامی ضروریات کو پورا کیا۔

۳۔ صیغہ امانت بغیر کسی فیس کے آپ کے تمام جاری شدہ ملکی اور غیر ملکی بنکوں پر جاری شدہ چیکوں اور ڈرافٹوں کی وصولی میں آپ کی پوری پوری مدد کرتا ہے۔

۴۔ صیغہ امانت اپنے وطن سے دور حساب داران امانت کی ہدایات کی تعمیل میں ان کے اہل وعیال کو پوری باقاعدگی سے ماہوار خرچ بھجوا دیتا ہے۔ جس کی وجہ سے ہمارے احباب باہر رہ کر پورے اطمینان سے کام کر رہے ہیں۔

۵۔ صیغہ امانت میں آپ بھی اپنا روپیہ اور قیمتی اشیا ڈیپازٹ کروا کر مالی خطرات سے بے نیاز ہو سکتے ہیں۔ اور اپنی ضرورت کے وقت بلا توقف واپس لے سکتے ہیں۔

۶۔ صیغہ امانت میں عقلمند لوگ اپنے نابالغ بچوں کی تعلیمی ضروریات کے لئے ہر ماہ روپیہ جمع کرواتے رہتے ہیں۔ آپ بھی اس سکیم پر عمل کریں اور فائدہ اٹھائیں۔

۷۔ صیغہ امانت میں اگر آپ اپنا فالتو روپیہ بمد امانت خاص جمع کروائیں گے تو بوجہ اس کے کہ اس روپیہ سے وقتاً فوقتاً انس کا سلسلہ بھی فائدہ اٹھاتا رہتا ہے آپکو زکوٰۃ بھی واجب نہ ہوگی اور ثواب بھی ملتا رہے گا اور کسی فوری ضرورت پر روپیہ بھی آپ کو ایک ہفتہ کے نوٹس پر واپس مل جائے گا۔

آفیسر صیغہ امانت صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ

مغربی افریقہ میں پرنسپل اور اساتذہ کی ضرورت

مغربی افریقہ کے بعض تعلیمی اداروں کے لئے وائس پرنسپل اور چند اساتذہ کی ضرورت ہے وائس پرنسپل کے امیدوار کے لئے کم از کم تین سالہ تعلیمی تجربہ ضروری ہے۔ پروفیسروں کے لئے کم از کم تعلیمی قابلیت بی۔اے فرسٹ کلاس یا ایم۔اے ہونا ضروری ہے۔ نیز مندرجہ ذیل مضامین میں سے کسی ایک میں سپیشلائزڈ ہوں۔ انگریزی۔ ریاضی۔ فزکس۔ کیمسٹری۔ بیالوجی۔ ہسٹری جغرافیہ۔ لاطینی۔ فرنچ۔

تنخواہ ۶۰۰-۲۵-۶۵۰ = ۳۰-۹۲۰ پونڈ ہوگی اگر امیدوار Diploma in Education یا Post graduate certificate in Education بھی رکھتے ہوں تو تنخواہ ۶۵۰-۳۰ = ۹۸۰ پونڈ ہوگی

مفصل کوائف اور درخواستیں وکیل التبشیر ربوہ کے نام بھجوائی جائیں۔ عربی۔ فارسی اردو اور اسلامیات میں بی۔اے یا ایم۔اے کرنے والے اصحاب درخواستیں نہ بھجوائیں۔

وکیل التبشیر ربوہ

کوئٹہ ریجن میں اساتذہ کیلئے گورنمنٹ سروس

ٹرینڈ گریجوایٹ:۔ ۱۵۰-۱۰-۲۵۰ گرانی الاؤنس ۴۰/- کوئٹہ قلات الاؤنس علاوہ

ٹرینڈ انڈر گریجوایٹ:۔ (الیف۔اے۔سی۔ٹی) ۸۰-۵-۱۵۰ گرانی الاؤنس ۲۰/- کوئٹہ قلات الاؤنس علاوہ۔

ان ٹرینڈ گریجوایٹ:۔ ۸۰-۵-۱۰۰ گرانی الاؤنس ۳۰/- کوئٹہ قلات الاؤنس علاوہ

موزوں امیدواران کو سرکاری وظیفہ پر ٹریننگ دی جائے گی۔

درخواستیں بنام ڈائرکٹر آف ایجوکیشن کوئٹہ ریجن بمعہ نقول سندات ۱۲/۱/۵۷ تک لازم

(پاکستان ٹائمز ۸/۱/۵۷) ناظر تعلیم ربوہ

تحریک جدید دفتر اول و دوم کے وعدے

بفضل خدا تحریک جدید کے دفتر اول اور دوم کے سال رواں کے وعدوں میں چھبیس ۲۶ ہزار روپے کے اضافے کا اعلان ہو چکا ہے۔ لیکن بعض شہری جماعتوں کی طرف سے خصوصاً اور بعض زمیندار جماعتوں کی طرف سے عموماً وعدوں کی فہرست آنے والی ہے۔ اب احباب اور جماعتیں سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے جلسہ سالانہ پر قرآن کریم کے حقائق و معارف سے مستفیض ہو کر اور دیگر بزرگان احمدیت کے کلام سے فیض یاب ہو کر اپنے گھروں میں پہنچ چکے ہیں۔ چاہیئے کہ جن جماعتوں کی فہرست وعدہ جات ابھی تک مکمل نہیں ہوئی وہ جلد سے جلد اپنی فہرست مکمل کر کے بھیج دیں۔

(۱) کوئٹہ سے ماسٹر محمد یٰسین صاحب سیکرٹری تحریک جدید نے احباب کوئٹہ کی تیسری قسط جس میں دفتر اول کے وعدوں کا میزان مبلغ ۱۴۹/۴ ہے اور دفتر دوم کا مبلغ ۴۳/۴ ہے حضور میں پیش کرنے کے لئے ارسال فرمائی ہے جو پیش کر دی گئی ہے۔ صاحب موصوف نے یہ بھی اطلاع دی ہے کہ ابھی بعض احباب اپنی ڈیوٹیوں پر باہر گئے ہوئے ہیں۔ ان کے آنے پر وعدے لے کر چوتھی فہرست بھی بھیج دی جائے گی (انشاء اللہ تعالیٰ) ان تین فہرستوں میں دفتر اول کا کل میزان ۲۸۱۹/۱۰ ہے اور دفتر دوم کا مبلغ ۹/۷-۷۴ ہے۔ دفتر دوم میں کوئٹہ کے خدام جیسا کہ قائد صوفی رحیم بخش صاحب نے فرمایا ہے بڑی محنت اور کوشش سے وعدے لے رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے امید ہے کہ کوئٹہ کی میزان گذشتہ سال سے بہت بڑھ جائے گی۔ اسی طرح لاہور کے ناظم تحریک جدید و سیکرٹری مال محمود احمد صاحب اور نائب ناظم محمد یحییٰ صاحب۔ قاضی رشید احمد صاحب گنج مغلپورہ۔ لائل پور کے قائد و سیکرٹری تحریک جدید چوہدری فضل کریم صاحب نوشہرہ کینٹ کے قائد خدام عبدالستار صاحب خادم سیالکوٹ شہر کے ناظم تحریک جدید محمد احمد صاحب قمر اور کراچی کی جماعت جو اپنے سلسلہ کے ہر کام کو ایک نظام اور خاص پروگرام کے ماتحت سرانجام دے رہی ہے۔ اور اس جماعت کے ہر حلقہ میں صدر اور سیکرٹری صاحبان ایسے احباب انتخاب شدہ ہیں جو سلسلہ کے کام کو نہایت تندہی اور پوری توجہ سے سرانجام دیتے اور بفضل خدا اس کام کو عین وقت پر پورا کرتے ہیں۔ چنانچہ کراچی سے وعدوں کی سات قسطیں ۵۹ ہزار روپیہ کے اوپر آ چکی ہیں اور سیکرٹری تحریک جدید چوہدری عبدالحق صاحب ورک نے فرمایا کہ آٹھویں فہرست وسط جنوری تک انشاء اللہ تعالیٰ بھیج کر گذشتہ سال سے وعدے اضافے سے ہو جائیں گے۔ تمام احباب کو جن کی ایک آدھ قسط وعدوں کی آنے والی ہے یا وہ زمیندار جماعتیں جو کسی وجہ سے اب تک وعدے نہیں ارسال کر سکیں وہ زیادہ سے زیادہ ۳۱ جنوری سے پہلے پہلے فہرست مکمل کر کے بھیج دیں۔

(۲) تمام جماعتوں اور احباب کرام کی اطلاع کے لئے یہ بھی اعلان دیا جاتا ہے کہ تحریک جدید کے تبلیغی جہاد کبیر میں جن دوستوں نے اپنے وعدوں کے ساتھ ہی پوری رقم ادا کر دی ہے ان کی ایک فہرست عنقریب حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت بابرکت میں دعا کے لئے پیش کر کے اخبار الفضل میں انشاء اللہ تعالیٰ شائع کر دی جائے گی

وکیل المال تحریک جدید ربوہ

تلاش گمشدہ کاغذات

جلسہ سالانہ کی واپسی پر میرے اٹیچی کیس سے ایک نقشہ مکان منظور شدہ معہ فارم الاٹمنٹ کمیٹی آبادی ربوہ جو اراضی واقعہ محلہ دار الیمن بلاک ب ۵ قطعہ ۱۹ کا فارم تھا گم ہو گئے ہیں۔ کسی دوست کو مل جائیں تو براہ کرم اس پتہ پر پوسٹ کر دیویں۔

حکیم محمد افضل فاروقی احمدی سیکرٹری جماعت احمدیہ اوچ شریف ضلع بہاولپور

میری والدہ مرحومہ

میری والدہ ماجدہ مؤرخہ ۵/۱ بوقت ۱/۲ ۲ بجے صبح ۱۰۳ سال کی عمر میں اپنے مولا کے حضور پہنچ گئیں انا للہ وانا الیہ راجعون مرحومہ مغفورہ موصیہ تھیں اور بہت پرانی صحابیہ تھیں۔ صاحب کشف اور تہجد گذار اور کثرت سے دعائیں کرنے والی تھیں۔ افسوس کہ ہم ان کی نیم شبی دعاؤں سے محروم ہو گئے۔

احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کے درجات بلند کرے اور جنت الفردوس میں داخل فرمائے۔ آمین

غمزدہ عبدالحق (ڈی۔ ایگزیکٹو انجینئر پی ڈبلیو ڈی کراچی)

وصایا

وصایا منظوری سے قبل اسلئے شائع کی جاتی ہیں تاکہ اگر کسی کو کوئی اعتراض ہو تو وہ دفتر کو اطلاع کردے (سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

نمبر ۱۴۵۰۷ میں امۃ الرحمٰن بیوہ مولوی رفیع الدین قوم ککے زئی پیشہ خانہ داری عمر ۵۰ سال پیدائشی احمدی ساکن ربوہ دارالبرکات ڈاکخانہ خاص ضلع جھنگ صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۶/۱۲/۵۶ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میرے پاس زیور کوئی نہیں۔ بیوہ ہونے کی وجہ سے حق مہر کی رقم بھی کوئی نہیں۔ نقد میرے پاس -/۳۰/- روپے منقولہ جائداد ہے۔ اس کے علاوہ ماہوار مبلغ -/۱۰/- روپے مجھے گذارہ کے لئے وظیفہ ملتا ہے۔ میں مذکورہ مبلغ -/۳۰ روپے جائداد کے ۱/۳ حصہ اور آمد کے ۱/۳ حصہ کی بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ وصیت کرتی ہوں کمی بیشی آمد کی اطلاع دفتر کو دیتی رہوں گی۔ نیز میرے مرنے کے بعد جو ترکہ اس جائداد کے علاوہ ثابت ہو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ الامتہ:۔ امۃ الرحمٰن

گواہ شد:۔ ولایت شاہ انسپکٹر وصایا

گواہ شد:۔ محمد ابراہیم انسپکٹر دفتر وصیت ربوہ۔

نمبر ۱۴۴۹۹ میں نصیرہ بیگم زوجہ امان اللہ سیال قوم راجپوت پیشہ خانہ داری عمر ۲۲ سال پیدائشی احمدی ساکن جوڑہ ڈاکخانہ خاص براستہ قصور ضلع لاہور صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۱/۱۱/۵۶ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائداد حسب ذیل ہے۔

۱۔ حق مہر زیورات طلائی وزنی دس تولے قیمت ایک ہزار روپے۔

۲۔ زیورات طلائی وزنی دس تولے قیمت ایک ہزار روپے کل جائداد مبلغ دو ہزار روپے۔ میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں نیز میرے مرنے کے وقت جس قدر جائداد ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

الامتہ:۔ نصیرہ بیگم بقلم خود

گواہ شد:۔ حبیب اللہ سیال برادر موصیہ

گواہ شد:۔ فیض احمد بقلم خود سکنہ جوڑا ڈاکخانہ خاص ضلع گجرات۔

نمبر ۱۴۴۹۷ میں سردار بیگم زوجہ شیخ عبدالواحد قوم شیخ پیشہ خانہ داری عمر ۳۸ سال تاریخ بیعت ۱۹۲۹ء ساکن دھرم پورہ ڈاکخانہ مغلپورہ ضلع لاہور صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۹/۱۲/۵۶ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائداد اس وقت حق مہر مبلغ پانصد روپیہ جو کہ بذمہ خاوند ہے اور زمین واقع قادیان محلہ دارالسعتہ ایک کنال ہے۔ جس کی قیمت -/۲۵۰۰ روپے ہے۔ اس کا کلیم کیا ہوا ہے۔ اور اس کا جو بھی معاوضہ ملے گا۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ نیز میرے مرنے کے وقت جو جائداد ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

الامتہ:۔ سردار بیگم بقلم خود دھرم پورہ مکان ۴۶ گلی ۲ لاہور

گواہ شد:۔ محمد افضل اوجلوی ولد عبدالحق دھرم پورہ لاہور۔

گواہ شد:۔ ولایت شاہ انسپکٹر وصایا کارکن صدر انجمن احمدیہ ربوہ

نمبر ۱۴۴۹۶ میں رحمت بی بی زوجہ چوہدری شاہ محمد صاحب سیال قوم راجپوت پیشہ خانہ داری عمر ۵۰ سال پیدائشی احمدی ساکن جوڑہ ڈاکخانہ خاص براستہ قصور ضلع لاہور صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۱/۱۱/۵۶ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائداد حسب ذیل ہے حق مہر مبلغ -/۵۰۰ روپے بذمہ خاوند میں اس کے ۱/۵ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ نیز میرے مرنے کے وقت جس قدر میری جائداد ثابت ہو اس کے بھی ۱/۵ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

الامتہ۔ نشان انگوٹھہ رحمت بی بی موصیہ

گواہ شد:۔ حبیب اللہ سیال موصی وصیت ۶۰۴۴

گواہ شد:۔ شاہ محمد بقلم خود خاوند موصیہ

نمبر ۱۴۴۹۵ میں حفیظہ بیگم زوجہ حبیب اللہ سیال قوم راجپوت پیشہ خانہ داری عمر ۲۰ سال پیدائشی احمدی ساکن جوڑہ ڈاکخانہ خاص براستہ قصور ضلع لاہور صوبہ مغربی پاکستان۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۱ نومبر ۱۹۵۶ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائداد حسب ذیل ہے۔

۱۔ حق مہر مبلغ ایک ہزار روپے جو ابھی تک بذمہ خاوند ہیں۔ ۲۔ زیور طلائی وزنی دو تولے قیمت دو صد روپے کل ایکہزار دو صد روپے میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ نیز میرے مرنے کے بعد جس قدر میری جائداد ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

الامتہ:۔ حفیظہ بیگم۔

گواہ شد:۔ حبیب اللہ سیال خاوند موصیہ مذکورہ موصی ۶۰۴۴

گواہ شد:۔ ولایت شاہ انسپکٹر وصایا کارکن صدر انجمن احمدیہ ربوہ

گواہ شد:۔ شاہ محمد بقلم خود صدر جماعت احمدیہ جوڑہ۔

حیات بعد الممات کا فلسفہ

(بقیہ صفحہ ۵)

محاسبۂ اعمال

اعمال کے محاسبہ کے متعلق قرآن کریم نے ایک لطیف پیرایہ میں اس کا ذکر فرمایا ہے وکل انسان الزمنٰہ طائرہ فی عنقہ۔ ونخرج لہ یوم القیامۃ کتٰباً یلقٰہ منشوراً اقرأ کتٰبک۔ کفیٰ بنفسک الیوم علیک حسیبا (بنی اسرائیل ۲) ہر انسان کی گردن سے ہم نے اس کے اعمال نامہ کو پیوستہ کر دیا ہوا ہے۔ اور یہ اعمال کا ریکارڈ ہم قیامت کو نمایاں کرکے اس کے سامنے رکھ دیں گے جس کو وہ کھلی ہوئی شے پائے گا۔ ہم کہیں گے۔ اس کو اب پڑھ یہ ریکارڈ ہی تمہارا حساب لینے کے لئے کافی ہے کسی کوئی الگ حساب لینے کی ضرورت نہیں۔ تیرے ہاتھ پاؤں آنکھ کان۔ زبان خود گواہی دے کر تجھے ملزم کرنے کے لئے کافی ہیں۔ اور تیری آئندہ ترقی یا تنزل ان نقوش کے مطابق ہوتا رہے گا۔ جو تو دنیا سے لایا ہے۔ اس سے ظاہر ہے کہ اخروی جزا سزا کوئی نئی سزا نہیں۔ بلکہ دنیا کے اعمال ہی متشکل کرکے دکھائے جائیں گے۔ گویا ہر شخص اپنی جنت اور دوزخ اس دنیا سے ہی اپنے ساتھ لے جاتا ہے۔ جو اس جہان میں اندھا ہے۔ وہ اگلے جہان میں بھی روحانی طور پر اندھا ہوگا۔ سچ ہے۔ الدنیا مزرعۃ الاٰخرۃ (دنیا آخرت کی کھیتی ہے) دنیا میں ہم دیکھتے ہیں کہ بڑے لوگ سیاست دان وغیرہ جب پریس کانفرنس بلاتے ہیں تو وہ بڑی احتیاط سے کلام کرتے ہیں اس کی دو قسمیں ہوتی ہیں اول یہ کہ ان کو علم ہوتا ہے کہ یہ رپورٹر ہر بات نوٹ کر رہے ہیں اور دوسرے یہ کہ میری باتوں کو اس کے بعد اخبارات اور ریڈیو کے ذریعے نشر کیا جائے گا۔ اسی طرح اگر انسان کو یہ یقین ہو کہ میرے اعمال کا ریکارڈ محفوظ کیا جا رہا ہے اور قیامت کے روز یہ ریکارڈ نشر کیا جائے گا اور وہاں صرف ایک شہر کے لوگ نہ ہوں گے بلکہ تمام جہان کے اولین و آخرین جمع ہوں گے تو اس وقت میرا کیا حال ہوگا۔ اس زمانہ کی ایجادوں نے ثابت کر دیا ہے کہ اعمال کا ریکارڈ محفوظ رہ سکتا ہے۔ چنانچہ ریڈیو ٹیلی ویژن اور ٹیلی فوٹو کا عمل اب تو روزمرہ کا شغل ہو گیا ہے جو ہر حرکت اور آواز کو محفوظ کرکے ہزاروں کوس تک پھیلا دیتے ہیں۔

اخروی جزا سزا کہاں ہوگی؟

ایک سوال یہ ہے کہ اخروی جزا سزا کہاں ہوگی۔ اس کا جواب یہ ہے کہ جہنم کا عذاب سات حواس کے ذریعے ہوگا فرمایا لہا سبعۃ ابواب لکل باب منہم جزء مقسوم یہاں دروازوں سے مراد انسان کے حواس ہی ہیں۔ یعنی ہر ایک حس کو عذاب ہوگا اور جس حس عضو کے ذریعے انسان نے گناہ کیا ہے اس کو عذاب ہوگا جس طرح ایک ہسپتال میں مختلف امراض کے الگ محکمے ہوتے ہیں جہاں ان کا علاج ہوگا۔ ظاہری حواس کی خرابی سے باطنی حواس بھی خراب ہو جائیں گے اور یہی دکھ کا موجب ہوں گے اس کے برخلاف حواس کی درستی اور صحت کی وجہ سے نیک لوگ جنت کی فضاء میں لذت محسوس کریں گے اور وہی فضاء بدوں کے لئے تکلیف دہ ہوگی کیونکہ ان کے حواس خراب ہو چکے ہوں گے۔

کیا عذاب اور ثواب کا سلسلہ دائمی ہے

اس کا جواب یہ ہے کہ عذاب جہنمی عارضی ہے مگر جنت کی جزا دائمی ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ انسان کو اللہ تعالیٰ کا عبد بننے کے لئے بنایا گیا ہے۔ اور جہنم کی سزا کسی انتقامی جذبہ کے ماتحت نہیں ہے بلکہ خالق فطرت کے حکیمانہ اور رحیمانہ انتظام کے ماتحت ہے جس کی غرض بدوں کی اصلاح اور ان کا علاج ہے اور ظاہر ہے کہ ہسپتال میں لوگ ہمیشہ نہیں رہا کرتے۔ پس ایک فوجی جنرل ہسپتال کی طرح آخر ایک دن جہنم سرد کر دیا جائے گا اور اس میں کوئی مریض (مجرم) نہ ہوگا۔ حدیث شریف اس پر شاہد ہے۔ اگر جہنم دائمی ہو تو کروڑ ہا گنہگار ابدالآباد تک عباد الشیطان بن جائیں گے

جو توحید کے منافی ہے۔ جہنم پر بھی آخر توحید کا پرچم لہرائے گا نہ شیطان کا کہ وہ بھی خدا کا ہی بندہ ہے اس کا شریک نہیں ہے۔ جنت دائمی ہے اور انسانی اعمال کے محدود ہونے کے باوجود ان کا بدلہ غیر محدود ہے جو سراسر رحم اور کرم اور صفت رحیمیت کا کرشمہ ہے جو نیکی کے بیج کو ایک پائیدار باغ بنا دیتی ہے۔ پس محدود اعمال کے بدلہ میں غیر محدود اجر کا سوال خلاف عقل ہے اور بنیوں والی ذہنیت کا مظاہرہ ہے۔ آخر اعمال کو محدود کس نے کیا تھا۔ موت نے اور موت خدا نے دی تھی۔ مومن خودکشی تو کرتے نہیں کہ ان کو محدود جزاء دی جائے۔ جنت کے لئے عطاء غیر مجذوذ آیا ہے جو عذاب جہنم کے لئے نہیں آیا۔ صرف خلود کا لفظ ہے جو لمبے عرصہ پر دلالت کرتا ہے۔ پھر جہنمی کے لئے اُمّہ ھاویہ آیا ہے۔ انسان ماں کے پیٹ میں ہمیشہ نہیں رہا کرتا اس کا عرصہ معیّن ہے جو جسم کی تکمیل اور دنیا میں آنے کی صلاحیت پیدا ہونے تک محدود ہے۔

عذاب جہنم کے لمبا ہونے کی وجوہات

اگر یہ سوال ہو کہ عذاب جہنم اتنا لمبا کیوں ہوگا کیا یہ معالج کی کم علمی یا بدنیتی پر دلالت تو نہیں کرتا تو اس کا جواب یہ ہے کہ اس کی وجہ مرض کی نوعیت ہے۔ روحانی امراض کافی وقت لیتی ہیں اور ان کی اصلاح آہستہ ہی ہوسکتی ہے۔ دنیا میں دماغی امراض کافی وقت لیتی ہیں۔ پھر عذاب کے لمبا یا چھوٹا ہونے کا مدار احساس پر ہوتا ہے۔ تکلیف اور دکھ کی گھڑیاں لمبی ہوا کرتی ہیں (عیش و آرام کا وقت جلدی گذر جاتا ہے) یوں بھی گرمی میں خصوصاً بخار وغیرہ کی حالت میں وقت دیر سے کٹتا ہے اور احساس بیٹھ جاتا ہے پس جہنم میں گرمی کی شدت کی وجہ سے عذاب لمبا معلوم ہوگا۔ اول تو غالباً آخرت میں وقت کا احساس ہی نہ ہوگا کیونکہ اس کا مدار ہمارے موجودہ نظام شمسی اور گردش زمین پر ہے اور ظاہر ہے کہ قیامت کو نہ یہ دماغ ہوگا نہ نظام شمسی پس زمانہ (وقت) اور اکائش جو مخلوق ہیں یہ بھی قیامت کو دیگر مخلوق کی طرح فنا ہو جائیں گے اور اگر احساس ہو بھی تو بھی عذاب جہنم کا زمانہ ابدی زندگی کے مقابلہ میں بہت کم ہے جو بعد میں جنت میں ہر ایک کو ملنے والی ہے۔ ہماری موجودہ ۶۰-۷۰ سال کی عمر کے مقابلہ میں عذاب جہنم کی (صدیاں) زیادہ لمبی معلوم ہوتی ہیں مگر آخرت میں یہ احساس نہ رہے گا۔

کیا جنّت میں بھی عمل ہوگا؟

اس کا جواب یہ ہے کہ جنت میں بھی مومن کام کریں گے۔ کیونکہ حرکت میں برکت ہے۔ اور کام میں انسان کی اصل زندگی ہے۔ بے کار اور نکما شخص جنت میں نہیں رہ سکتا۔ کام میں ہی لمبی عمر کا راز ہے۔ پھر اللہ تعالےٰ رب العالمین ہے اس لئے ضروری ہے کہ آخرت میں بھی ربوبیت ہو جو عمل چاہتی ہے۔ ہاں دنیا کے کاموں اور اُخروی اعمال میں فرق ہوگا۔ وہاں ناکامی در خوف نہ ہوگا۔ نہ کوفت اور پریشانی ہوگی۔ فرمایا لایمسّھم فیھا نصب) جنتیوں کو تکان نہ ہوگی۔ جس سے عمل ثابت ہے۔ قرآن کریم میں آتا ہے جنتی دعا کریں گے۔ الٰہی ہمارے لئے ہمارے نوروں کو مکمل کردے اور ہماری ادنیٰ حالت کو ڈھانپ لے (اتمم لنا نورنا واغفر لنا) حدیث شریف میں ہے کہ جنت میں الہام کے ذریعے نئی تسبیح اور نئی صفاتِ الٰہیہ کا علم مومنوں کو دیا جائے گا۔

جنّت میں دائمی زندگی کا راز

بعض یہ سوال کرتے ہیں کہ جنت میں دائمی زندگی کس طرح ہو سکتی ہے۔ ہوسکتا ہے کہ دائمی سے مراد جنت کا نظام ہو نہ کہ افراد کا ہمیشہ زندگی پانا۔ مگر اس کا جواب یہ ہے کہ بلاشبہ افراد کو بھی دائمی زندگی ملے گی جو صفت رحیمیت کے ماتحت ہوگا گو اعمال محدود ہی ہے مگر جزا غیر محدود ہوگی۔

جنّت میں موت نہ ہوگی نہ طبعی اثرات سے نہ ہی غیر طبعی امور کی وجہ سے۔ غیر طبعی موت کی نفی تو سمجھ میں آسکتی ہے کیونکہ وہاں پاک ساتھی ہوں گے اور خوراک بھی موافق طبائع اور ماحول حالات ہوگی۔ (ولھم فیھا ازواج مطھرۃ واتوا بہ متشابھا) بیویاں بھی نیک ہوں گی۔ نہ حوادث ہوں گے۔ نہ جراثیم نہ زہر اور نہ موذی اشیاء کا خوف۔ مگر سوال یہ ہے کہ جنّت میں طبعی موت کس طرح روکی جا سکتی ہے جو ہر زندہ شے کا لازمہ ہے اس کا جواب یہ ہے کہ بے شک جنت میں انسانی روح اور جسم میں تغیرات ہوں گے مگر ان کا نتیجہ موت نہ ہوگا۔ کیونکہ یہ تغیرات دنیا کی طرح رُو بہ تنزّل نہ ہوں گے بلکہ رُو بہ ترقی ہوں گے۔ خودکشی کا بھی سوال نہ ہوگا۔ نہ ہی کوئی کسی کو مارے گا۔ کیونکہ وہاں حالات کا تفاوت نہ ہوگا۔ سب ہی جوان۔ خوبصورت اور مالدار ہوں گے۔ کسی سے دشمنی۔ کینہ۔ بغض وغیرہ نہ ہوگا۔ یہ سب عیب دنیا میں ہی رہ جائیں گے۔

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۲